روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 3
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
سوموار 18 جنوری 1999ء - 29 رمضان 1419 ہجری - 18 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 15

دعا کا سلیقہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ سے اس حال میں دعا کرو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور غیر سنجیدہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

حضور ایدہ اللہ کا خطبہ عیدالفطر

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ لندن کی ریکارڈنگ 19- جنوری 1999ء بروز منگل پاکستان کے وقت کے مطابق رات 7 بجے ایم ٹی اے پر ٹیلی کاسٹ ہوگی۔ احباب کرام وقت نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

دائمی عید

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

عیدوں کے موقع پر اپنے غریب ہمسایوں' ضرورتمندوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں ان کے کچھ غم ان کے گھروں میں جا کر دیکھیں اور ان کے غم بانٹیں اپنی خوشیاں ان کے پاس لے کر جائیں اور اپنی خوشیاں ان کے ساتھ بانٹیں یا اپنے گھر میں ان کو بلائیں غرضیکہ غریبوں کے ساتھ عید کرنے سے بہتر دنیا میں اور کوئی عید نہیں خدا آپ کو غریبوں کی خدمت میں زیادہ ملے گا۔ اور یہ ایک ایسا آزمودہ نسخہ ہے جس نے کبھی خطا نہیں کی۔ جو خدا کے بے کس مجبور بندوں سے پیار کرتا ہے لازماً خدا اس سے پیار کرتا ہے کبھی اس میں کوئی تبدیلی تم نہیں دیکھو گے۔ اپنی عیدوں کو غریبوں کی خدمت سے سجالیں....... پھر آپ کی عید ایسی ہوگی جو زمینی عید نہیں رہے گی بلکہ آسمان پر بھی یہ عید کے طور پر لکھی جائے گی اور اس کی خوشیاں دائمی ہوں گی اور اس کی برکتیں دائمی ہوں گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19- مارچ 1993ء)

خدا کرے کہ جماعت احمدیہ کے سروں پر دعا کا تاج ہمیشہ چمکتا رہے

جمعتہ الوداع کا پیغام یہ ہے کہ خدا کی راہ میں مسلسل محنت جاری رکھی جائے

دعاؤں کی قبولیت کا راز اللہ کی طاقت اور قریب ہونے پر یقین میں ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15- جنوری 99ء کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن : 15- جنوری 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے معمولاً لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے آج کے جمعہ کے بارے میں فرمایا کہ بعض لوگ رمضان کے آخری جمعے کا سارا سال اس اعتبار سے انتظار کرتے ہیں کہ یہ دن آجائے تو سارے گناہ بخشوا لیں اور بعض ایسے ہیں جن کے دلوں میں یہ دکھ ہے کہ یہ مہینہ جا رہا ہے اور آنے والے رمضان کا انتظار سال بھر رہے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے غور کیا تو سورہ بقرہ کی آیت 185 اس سارے مضمون کا خلاصہ ہے۔ یعنی ایاما معدودات گنتی کے چند دن ہی تو ہیں یہ الفاظ ساری زندگی پر بھی حاوی ہیں اور رمضان پر بھی۔ جب موت تک انسان پہنچتا ہے تو کہتا ہے ایاما معدودات یعنی زندگی تو چند دن ہی کی رہی۔ یہ کیفیت انسانی نفسیات کا گہرا سبق سکھاتی ہے۔ کہتے ہیں ٹنل TUNNEL (سرنگ) کے آخر پر روشنی بہرحال آجاتی ہے۔ لیکن اگر سرنگ کے آخر پر رات ہو تو روشنی کیسے ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رمضان میں سے اس طرح گذریں کہ رمضان کے اختتام پر دائمی نور کی طرف آپ نکل آئیں۔ جن کو ٹنل کے آخر پر نور ملے گا ان کی زندگی بن گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا رمضان کے یہ جو تین دن ہیں یہ بھی گنتی کے ہی دن ہیں اگر رمضان کا باقی حصہ ضائع ہو گیا ہے تو یہ تین دن ضائع نہ کریں۔ آج کے رمضان کے آخری جمعہ کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ دنیا بھر کے توحید پرست یہ سوچتے ہیں کہ آج کی عبادت سے ان کے سارے گناہ بخشے جائیں گے۔ قرآن کریم کا بخشش کا یہ اصول ہے کہ گناہ سے نفرت ہو جائے۔ حضور نے فرمایا وہ سب جو یہاں حاضر ہیں اور سب جو یہ خطبہ سن رہے ہیں آپ سب کے لئے میری یہ دعا ہے کہ ان کا دل گناہ سے اس طرح پاک ہو جائے کہ ان کو گناہ سے نفرت ہو جائے یہ دین و دنیا کی وہ عظیم کامیابی ہے جسے فوز عظیم کہتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں آیت قرآنی واذا سألک عبادی....... کی تشریح میں دعا کے موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات پڑھ کر سنائے اور ساتھ ساتھ ان کی نہایت موثر اور جامع تشریح فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ جو میری آواز سنتے ہیں اور جواب کی توقع رکھتے ہیں وہ مجھے بھی تو مثبت رنگ میں جواب دیا کریں۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ مکالمہ مخاطبہ ہے اور یہی خدا کی ذات پر یقین پیدا کرتا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے مکالمہ مخاطبہ کے لئے یقین و معرفت کو ضروری قرار دیا۔ نیز فرمایا کہ کلام دیدار کے قائم مقام ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کا شعر ہے کہ

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر ہم کسی کو بلائیں اور اندر سے وہ آواز دے تو یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ جس نے پیار سے جواب دیا ہے وہ کبھی کنڈی بھی کھول دے گا۔ حضرت صاحب نے فلیستجیبوا کے حکم میں فرمایا کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ گناہوں سے نجات کے لئے صرف دعا ہی کافی ہے بلکہ دین حق کا اصل پیغام یہ ہے کہ صرف دعا پر انحصار نہیں کر سکتے جب تک خود اللہ کی باتوں کا جواب نہ دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا انی قریب کی آیت قبولیت دعا کا راز بتاتی ہے۔ اگر پکارنے والے کو یہ یقین نہ ہو کہ خدا قریب ہے تو وہ اپنی دعا کو خود رد کرنے کا سبب بن جائے گا۔ اگر قبولیت میں وقتی تاخیر بھی ہوگئی تو خدا تمہاری طرف دوڑا آئے گا یہ ہے وہ زندگی جو کامل یقین پر پہنچاتی ہے۔ اگر دعا کو اس کی شرائط کے ساتھ نہ کیا جائے تو ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ بندے کی بھلائی کی خاطر اس کی دعا کو بصورت رد قبول کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ دعا زندگی کا راستہ ہے اس سے انسان اپنے اندر دم بدم تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ اور بالآخر اور ہی انسان بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا اللہ کی راہ میں تکلیفیں اٹھانا ضروری ہے۔ اس کے بغیر سکون مل ہی نہیں سکتا۔ مشہور سائنسدان تھامس ایڈیسن نے کہا تھا کہ جینئس 99 پسینے بہاتا ہے تو ایک فیصد کامیابی اسے ملتی ہے۔ حضور نے فرمایا خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں دعا کا اس قدر شعور ہے کہ اگر دنیا میں سال بھر میں ایک دوسرے کو لکھے جانے والے ارب ہا ارب خطوط کو جمع کیا جائے اور احمدیوں کے ایک ماہ کے خطوط کو جمع کیا جائے تو احمدیوں کے خطوط میں کہیں زیادہ دعا ہوتی ہے۔ کسی اور مذہب میں دعا پر وہ زور نہیں دیا گیا دیگر مذاہب کے لوگ جب ملتے ہیں تو کبھی دعا کرنے کے لئے ایک دوسرے کو نہیں کہتے۔ دنیا بھر کے احمدیوں کو چاہئے کہ اس فخر اور ناز کے مقام کو بھلا نہ دیں یہی تمہارا تاج ہے جو خدا کرے کہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کے سروں پر چمکتا رہے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

اپنی راتوں کو اس طرح زندہ کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو زندہ کیا کرتے تھے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 23- جنوری 1998ء بمطابق 23- صلح 1377 ھش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ وہ آیت کریمہ ہے جس کو عنوان بنا کر گزشتہ تین خطبات بھی دیئے گئے اور آج کا خطبہ بھی اسی کے مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔ **آج جمعۃ الوداع ہے اور میں اس جمعہ کو جمعۃ الاستقبال بنانا چاہتا ہوں۔** یہ فرق ہے دو اصطلاحوں کا جو میں کھول دینا چاہتا ہوں۔ بکثرت ایسے لوگ ہیں جن کو اس جمعہ کا انتظار رہتا ہے جمعۃ الوداع کے طور پر۔ اور ایک میں ہوں جو کہ سارا سال اس کو جمعۃ الاستقبال بنانے کی خاطر میں انتظار کرتا ہوں۔ یہ کیا مسئلہ ہے یہ میں کھول کر بیان کر دیتا ہوں کہ وہ لوگ جو جمعۃ الوداع سمجھتے ہوئے یعنی اپنے جمعہ کو چھٹی دے دی جائے ہمیشہ کے لئے، نیکیوں کو چھٹی دے دی جائے، روزوں کو چھٹی دے دی جائے، ذکر الٰہی کو چھٹی دے دی جائے اور اسے وداع کر دیا جائے، اس نیت سے جو لوگ اس جمعہ میں شامل ہوتے ہیں وہ بکثرت ایسے ہیں، اگر بکثرت نہیں تو ایک بڑی تعداد ایسی ہے جن کو عام طور پر نہ نمازوں کی توفیق ملتی ہے نہ جمعوں کی توفیق ملتی ہے، نہ ذکر الٰہی کی توفیق ملتی ہے، نہ نیک باتیں سننے کا موقع میسر آتا ہے، نہ نیک صحبتوں میں بیٹھنا پسند کرتے ہیں۔ ان کے اپنے ہی ہمجولی ہیں، انہی میں پھرتے ہیں، ان میں وہ ایک آزادی محسوس کرتے ہیں اور ان کے اوپر ان لوگوں میں بیٹھنے سے کسی قسم کا دباؤ نہیں پڑتا جو نیکی کی طرف بلانے والا ہو۔ پس وہ ان کی طرف بہتے ہیں اور بہتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک جمعہ ہے جس میں ان کی فطرت نے ان کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ یہاں نیکی کی خاطر آئیں اور نیک لوگوں میں بیٹھیں۔ پس ان کا ایک ہی سہارا ہے کہ یہ جمعہ آخر گزر ہی جائے گا نا، وداع کا جمعہ ہے جسے ہم نے رخصت کرنا ہے۔ جس طرح بچے "ٹاٹا" کہتے ہیں تو یہ لوگ "ٹاٹا" کرنے آئے ہیں اور ان کو پکڑنے کا میں انتظار کر رہا تھا اس لئے میرے لئے استقبال ہے۔ میں ان لوگوں کا استقبال کرتا ہوں اور اس پہلو سے یہ جمعہ میرے لئے جمعہ استقبالیہ ہے۔ میں ان کا استقبال کرتا ہوں، سارا سال اس انتظار میں رہتا ہوں کہ یہ آئیں اور کچھ تو نیکی کی باتیں ان کے کانوں میں پڑیں، کچھ تو آنکھیں کھلیں، یہ تضاد ہے ان دو باتوں میں کہ ایک پہلو سے یہ وداع ہے اور ایک پہلو سے استقبال ہے لیکن حقیقت میں تضاد کوئی نہیں، زاویۂ نگاہ کا فرق ہے۔

بہت سے احمدی ایسے نظر آتے ہیں جن کا پہلے نظام جماعت کو علم ہی کوئی نہیں ہوتا کہ وہ احمدی تھے بھی، بہت سے ایسے احمدی دکھائی دیتے ہیں جن کا علم تو ہے لیکن وہ (بیوت الذکر) میں نہیں آتے، وہ نظام جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ ان کی ٹولیاں الگ ہیں، ان کے خاندان کے حالات مختلف ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو سارا سال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں وقت گزارتے ہیں۔ اپنے اہل و عیال سے سلوک میں بھی وہ مسلسل نافرمانی کرتے ہیں۔ ایسی (عورتیں) ہیں جو اپنی بہوؤں سے ایسا سلوک کرتی ہیں جن کو رسولؐ خدا اور خدا پسند نہیں فرماتا۔ ایسی ہیں جو اپنے دامادوں سے ایسا سلوک کرتی ہیں۔ اسی تعلق میں مرد بھی ایسے ہیں جو بالکل برعکس زندگی گزار رہے ہیں، اس زندگی کے برعکس جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تھی۔ ایاماً معدودات یہ چند گنتی کے دن تھے رمضان کے جو گزر رہے ہیں اور ان کے گزرنے میں اب بہت تیزی آگئی ہے۔ دوسری طرف کو رمضان الٹ پڑا ہے اور آخری عشرے کا بھی ایک بہت بڑا حصہ ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے، بڑا حصہ یعنی نصف سے کچھ کم مگر ایک اہم حصہ ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ اس میں اکیسویں، بائیسویں اور تیسویں تاریخیں شامل ہیں اور آج رمضان کی چوبیسویں ہے اور پیچھے کتنے دن باقی ہیں، چھ دن کلھم تو چھ دن کے اندر آپ نے جو کمائیاں کرنی ہیں کر لیں اور اس جمعے کو ان معنوں میں وداع نہ کہیں کہ رمضان کا باقی حصہ بھی سارے رمضان کو وداع کہہ دے۔ کم سے کم یہ چھ دن اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں رمضان گزاریں تو اگر حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں خواہ چھ دن کی پیروی کی توفیق ملے آپ کی ساری زندگی اس سے سنور سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چھ دن چلنا ایک بہت بڑی بات ہے۔ چھ دن چلنے سے ہزاروں سال دوسرے بزرگوں کے پیچھے چلنے کی نسبت زیادہ فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بزرگی کا خلاصہ ہیں، تمام انبیاء کا معراج ہیں۔ اس لئے آپؐ کے پیچھے چلنے کی توفیق ملے اور اس زمانے میں یہ توفیق ملے اور آپؐ کی غلامی میں ظاہر ہونے والے امام کے پیچھے چلنے کے نتیجے میں یہ شرف حاصل ہو تو اس سے زیادہ آپ کو کیا چاہئے۔ پس لیلۃ القدر یعنی ایک لیلۃ القدر کی تلاش نہ کریں، یہ زمانہ لیلۃ القدر ہے۔ یہ سارا زمانہ جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ دین پر ایسی صبح طلوع ہونے والی ہے جو پھر کبھی لمبے عرصے تک اندھیروں میں تبدیل نہیں ہوگی یعنی بہت لمبا عرصہ گزرے گا کہ وہ نیکیاں جاری و ساری ہوں گی ان میں کوئی بھی کسی قسم کا خلل ڈالنے والا انسان پیدا نہیں ہوگا اگر ڈالے گا تو اس کی کوششیں ناکام رہیں گی۔ یہ تفاصیل ہیں جو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کن شرطوں کے ساتھ پوری ہوتی ہیں، مگر یہ زمانہ جو ہمارا زمانہ ہے یہ لیلۃ القدر کا زمانہ ہے۔

پس آخری عشرے میں لیلۃ القدر کی تلاش کریں لیکن ان معنوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کریں کہ وہ آپ کی زندگی سنوار دے اور آپ (دین حق) کی اس لیلۃ القدر میں شامل ہو جائیں جو لیلۃ القدر ایک صبح کی خوشخبری لائی ہے۔ اور یہ صبح اب کبھی ختم نہیں ہوگی یا نہیں ہونی چاہئے۔ اس بات کا انحصار کہ کبھی ختم نہیں ہوگی ہر احمدی کی ذات پر ہے۔ اگر اس کے ہاں کوئی صبح طلوع ہو جائے، اگر اس کے دل پر نور کا سورج نکل آئے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دل میں بسیرا کر لیں تو پھر جس کثرت سے ایسے احمدی ہوں گے اسی شدت سے ہم یقین کریں گے کہ ہماری صبح دائمی صبح ہے۔ پس آج دنیا بھر کے احمدیوں کو خصوصیت کے ساتھ میں مخاطب ہوں یعنی ان احمدیوں کو جنہوں نے سارا سال ضائع کر دیا، جنہوں نے رمضان کا بیشتر حصہ ضائع کر دیا اب آخری عشرے کے یہ چند دن باقی ہیں ان میں کمر ہمت کس لیں اور رمضان کے فیوض سے وہ فائدہ اٹھا لیں جو ان کی زندگیاں سنوار دے۔

یہ پیغام ہے جو آج کا میرا پیغام ہے۔ اس پیغام کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں سنیں۔ کس طرح آپؐ یہ عشرہ گزارا کرتے تھے، کس طرح رمضان میں آپؐ کی نیکیاں غیر معمولی تحریک پاتی تھیں اور بڑی شدت کے ساتھ ان نیکیوں میں روانی آجایا کرتی تھی حالانکہ روایت کرنے والے بتاتے ہیں کہ ساری

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

اللہ کا ورد ان معنوں میں کیا جائے۔

دوسرا تکبیر ہے جب اللہ کے سوا کوئی نہ رہا ایک وہی تو ہے تو پھر اس کی عظمتوں اور بڑائیوں میں ڈوب کر دیکھیں کہ آپ نے جو پایا ہے وہ بہت زیادہ پایا ہے اس کی نسبت جو آپ نے کھویا ہے۔ جو کھویا ہے چند چھوٹے بت تھے جو دنیا کی حرصیں تھیں ایک مادہ پرستی کا عالم تھا جس میں آپ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس کو چھوڑا ہے تو کچھ ملا بھی تو ہے۔ جب لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو دماغ میں آتا ہے کہ ہم نے چھوڑا نہیں اللہ کو پایا ہے۔ پھر اللہ ہے کیا۔ جب اللہ پر غور کریں گے تو اللہ اکبر دل سے بلند ہو گا۔ اتنا عظیم الشان وجود ہم نے پالیا اس سے بڑا وجود ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر اچھی بات میں سب سے بڑھ کر، ہر عظمت میں سب سے بڑھ کر ہے، ہر طاقت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ غرضیکہ لا الہ الا اللہ کا سفر آپ کو ایک ورد میں منتقل کر دے گا جو اللہ اکبر کا ورد ہے۔

الحمد للہ پھر ان معنوں میں پڑھنی ضروری ہے کہ اسی کا احسان ہے، اسی کی حمد کے ہم گیت گاتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق بخشی اور اکبر میں جب آپ نے سفر کیا اس کی بڑائی میں، تو یہ محسوس کیا کہ اس کی بڑائی میں حمد کے سوا تھا ہی کچھ نہیں۔ لا الہ نے سبحان کا معنی پہلے ہی پیدا کر دیا تھا۔ ہر برائی سے پاک ہے کیونکہ وہی ایک ہے جو ہے اور باقی سب نہیں ہیں۔ جو وجود نہیں ہیں وہ برائیاں ہیں، وہ سائے ہیں، وہ اندھیرے ہیں، جو ہے وہ اللہ ہے اور وہ اکبر ہے۔ اس اکبر کی ذات پر جب آپ نے غور کرنا شروع کیا تو یہ بات آپ پر بخوبی روشن ہو جائے گی کہ یہاں اب حمد نہیں۔ پھر الحمد للہ ان معنوں میں بھی آپ کے دل سے اٹھے گا کہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے میں نے کیا پایا۔ جو کھونے والی چیزیں تھیں شکر الحمد للہ میں نے ان کو کھو دیا ان کو دل سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ اور جو پانے والی ذات تھی اس کو پایا ہے اس پر جتنا بھی میں شکر ادا کروں اتنا کم ہے۔ الحمد للہ رب العالمین بہت ہی قابل حمد ہے وہ ذات جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ ذکر ہمیں سکھا دیا ہے جو بظاہر ہمیں معلوم تھا لیکن فی الحقیقت ہم اس سے ناواقف تھے۔

اب مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 67 مطبوعہ بیروت کی ایک حدیث جو حضرت ابن عمرؓ ہی سے مروی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ رمضان میں جو اعتکاف ہوا کرتا تھا **آنحضرت ﷺ کیسے اعتکاف بیٹھتے تھے وہ کون سی دنیا تھی جس میں ڈوبا کرتے تھے۔** رمضان میں جب تیزی آتی تھی، اجود ہو جاتے تھے وہ کیا قصہ تھا۔ یہاں ایک جھلکی ہمیں نظر آتی ہے اس بناء پر کہ بعض لوگ اعتکاف میں ذرا اونچی تلاوت کرتے تھے ان کا اونچی تلاوت کرنا ہم پر ہمیشہ کے لئے احسان ہو گیا کیونکہ اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کے دل کا حال، اس کی ایک جھلک دکھائی دی۔ یہ وہ باتیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ شاید از خود اپنے متعلق نہ بیان کرتے۔ مگر ان لوگوں نے مسجد میں جو تھوڑا سا ایک قسم کا ہلکا سا شور یعنی وہ بھی شور ایسا جو تلاوت کا شور ہے وہ بلند کیا تو رسول اللہ ﷺ کے اس تخلیہ میں مخل ہو گئے جو آپؐ کا اور اللہ کا تخلیہ تھا۔ اس لئے مجھے یہ حدیث بہت پیاری لگتی ہے کیونکہ ان لوگوں کی تلاوت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ان کو نصیحت فرمائی اور اب بھی ہماری (بیوت الذکر) میں شاید اس کی ضرورت پیش آئے۔ مگر اصل بات جو ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خلوت کا ایک منظر، ایک جھلکی ہم نے اس حدیث میں دیکھ لی۔

رسول اللہ ﷺ نے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنا دیا گیا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ رمضان کے دنوں میں (بیت الذکر) کی Capacity کو آپ لوگ جب جانچتے ہیں اور مجھے لکھتے ہیں کہ اس میں اتنے آدمیوں کی Capacity ہے تو اتنوں کو اعتکاف میں بیٹھنے دیا جائے یہ Capacity کا معیار درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حجرہ ایسا تھا کہ وہاں باقاعدہ ایک خیمہ سا بنایا گیا یعنی ایک جھونپڑی سی بنائی گئی اور اردگرد کافی دور تک دوسرے لوگ نہیں تھے۔ ان کی عام عبادتیں رسول اللہ ﷺ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے تخلیہ کی حالت ان پر ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ تو وہ مسجد نبوی چونکہ بہت بڑی تھی اس لئے اصل اعتکاف کا حق بڑی (بیت الذکر) میں ادا ہوتا ہے۔ ایسی (بیت الذکر) میں جہاں چند عبادت کرنے والے ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں، ایک دوسرے کے معاملات میں مخل نہ ہوں اور اصل عبادت کا تو وہی مزہ ہے جو ایسے اعتکاف میں کی جائے مگر ہمارے ہاں بھرنے پر زور ہے۔ اس لئے اس دفعہ خواتین میں خصوصیت سے جن خواتین کے متعلق کسی حکمت کی وجہ سے ہم نے سمجھا کہ ان کو یہاں نہیں بیٹھنا چاہئے، (بیت الذکر) میں گنجائش ہونے کے باوجود ان کو جگہ نہیں دی گئی۔ یہ عین سنت نبوی کے مطابق ہے کہ یہ نہیں تھا کہ اگر صحابہ چاہتے تو ساری مسجد معتکفین سے بھر سکتے تھے مگر ایسا نہیں کیا گیا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اجازت کا کیا نظام جاری تھا مگر کچھ نہ کچھ ضرور نظام جاری ہو گا جس کے تابع بعض لوگوں کو توفیق ملتی تھی اور بعضوں کو نہیں ملتی تھی۔ کھجوروں کا ایک حجرہ سا بنایا گیا، ایک جھونپڑی بنائی گئی۔ **ایک رات ایسی آئی آپؐ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے قراءت بالجہر اس طرح نہ کیا کرو کہ گویا دوسرے بھی سن سکیں۔** تو یہ فرض ہے ہر حجرے والے کا جو اعتکاف بیٹھتا ہے کہ اس کے اندر کی آوازیں باہر نہ جائیں یہاں تک کہ تلاوت بھی باہر نہ جائے۔ حالانکہ تلاوت تو کسی عبادت کرنے والے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے کیونکہ عبادت اور تلاوت درحقیقت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسی آواز میں تلاوت کی آواز بھی باہر نہ جائے کہ دوسرے معتکفین کی راہ میں حائل ہو۔ کیوں ایسا فرمایا۔ ایک راوی بیاضی ہیں جن سے مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت مروی ہے اور بیاضی بیاضہ بن عامر کی طرف نسبت تھی، ان کا اصل نام عبد اللہ بن جابر تھا ؓ۔ ان کی روایت ہے کہ اپنے حجرہ سے باہر دوسروں کی طرف نکل کے آئے یعنی چل کر باہر گئے ہیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ فاصلہ بیچ میں۔ جو نماز ادا کر رہے تھے ان کی قراءت کی آوازیں بلند تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نمازی تو اپنے رب ذوالجلال سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے۔

اب یہ راز و نیاز کی راتیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ گزارا کرتے تھے اور اس راز و نیاز کا لطف کیا تھا یہ بھی اگلی حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ حدیثیں غلطی سے یہاں ساتھ نہیں رہیں لیکن زبانی میرے ذہن میں جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جو اپنے رب سے راز و نیاز کیا کرتے تھے تو دنیا کے سارے دوسرے پردے اٹھ جایا کرتے تھے اور آپؐ ایسے غرق ہوتے تھے ذکر الٰہی میں اور اس سے ایسی لذت پاتے تھے کہ اس لذت کا بیان ممکن نہیں ہے۔ وہ حدیثیں اس وقت یہاں نہیں ہیں جو میرے ذہن میں ہیں جن کی وجہ سے میں بتا رہا تھا کہ یہ جو فرمایا کہ ایک شخص راز و نیاز میں مصروف ہے اس کے راز و نیاز میں حائل نہ ہو وہ راز و نیاز ایسا تھا کہ اس کے لطف کا کوئی بیان ممکن نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کو اللہ کے ذکر میں اتنا زیادہ مزہ آتا تھا کہ اس مزے کی کیفیت دوسرے الفاظ میں بیان ہو نہیں سکتی۔ عام انسان جب ذکر الٰہی میں لذت پاتا ہے تو بعض دفعہ خود اپنی کیفیت کو دوسرے کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔ **آنحضرت ﷺ کو اللہ سے عشق اور محبت میں جو خلا میسر آیا کرتا تھا وہ کیفیت جیسا کہ میں نے پہلے عرض کر دیا تھا ناممکن ہے کہ میں بیان کر سکوں، کوئی انسان اسے بیان نہیں کر سکتا۔** ان کیفیات پر رسول اللہ ﷺ کی بعض اور حدیثیں روشنی ڈالتی ہیں مگر اتنا بہرحال یقینی ہے کہ رمضان کی راتوں کے اواخر اور آخری عشرہ میں معتکفین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کا خیال رکھیں کیونکہ وہ جس بات میں مخل ہوں گے وہ اللہ اور بندے کے راز و نیاز کی باتیں ہیں اور ایسی راز و نیاز کی باتیں ہیں جن کو وہ خود نہیں کھولنا چاہتا۔

اب ظاہر بات ہے کہ یہ واقعہ نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یہ نہ کہتے کہ میں تو اللہ سے راز و نیاز میں مصروف ہوں۔ وہ راز و نیاز کی کیفیت ایسی ہے جو بیان سے باہر ہے۔ جن حدیثوں سے ان پر روشنی پڑتی ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اور لافانی لذت میں ڈوب جاتے تھے، ایسا اس لذت میں غرق ہو جاتے تھے کہ اس سے باہر آنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ یہی دل چاہتا تھا کہ ہمیشہ کے لئے اس لذت میں ڈوب جاؤں۔ فی الرفیق الاعلیٰ کے متعلق جو آپ نے روایت سنی ہے کہ آخری وقت میں فی الرفیق

الاعلیٰ کہا کرتے تھے یہ مراد نہیں ہے کہ آخرت میں وہ رفیق نصیب ہوتا تھا۔ وہ رفیق جو ہمیشہ ان راتوں میں محمدؐ رسول اللہ پر ظاہر ہوا کرتا تھا' جو آپ کا ساتھی بن جایا کرتا تھا' آپ کے دل میں اتر جایا کرتا تھا' اس میں مزید غرق ہونے کو دل چاہتا تھا۔ فی الرفیق الاعلیٰ ہے الی الرفیق الاعلیٰ نہیں۔ میں تو اپنے رفیق میں ڈوب جانا چاہتا ہوں۔ یہ وہ کیفیات ہیں جن کو پڑھ کر کم سے کم ایک انسان کے دل میں یہ خیال تو پیدا ہو سکتا ہے کہ میں اس رمضان کے آخری عشرہ میں ویسا ہونے کی کوشش شروع کر دوں۔ اس کوشش میں آپ کا کوئی زیاں نہیں ہے۔ اس کوشش میں ایک ایسی لذت ہے جو اگر آپ کو نصیب ہو گئی تو یہ لذت آپ کو سنبھال لے گی اور سارا سال اس سے باہر نکلنے کا وہم و گمان بھی دل میں نہیں آئے گا۔

آج جو دنیا میرا پیغام سن رہی ہے اس کثرت سے دنیا میں کبھی کسی پیغام کو لوگوں نے اس طرح اکٹھے نہیں سنا۔ آج ایک عجیب دن طلوع ہوا ہے۔ ساری کائنات میں ایسا دن تصور میں نہیں آسکتا کہ جب اس کثرت سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پیغامات کو ساری دنیا ہمہ تن گوش ہو کے سن رہی ہے اور ہر چھوٹا بڑا' ہر طاقتور' ہر کمزور اس نظارے میں شامل ہے۔ لاکھوں ہیں جن تک یہ آواز پہنچ رہی ہے اور اس احترام سے سن رہے ہیں کہ آج کے رمضان کے احترام کی خاطر وہ اس آواز کو بھی احترام سے سننے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ یہ آواز دنیا کو جگا دے گی' جو آپؐ ہی کی احادیث کے حوالے سے میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اس لئے اس آواز کو عظمت دیں کیونکہ محمدؐ رسول اللہ کی آواز تھی جسے میں نے آگے چلایا ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے بعد آپ لوگ فکر کریں گے۔ اس رمضان نے تو گزرنا ہے مگر ایک بات یاد رکھیں کہ آپ کی اور میری ہم سب کی زندگیوں نے بھی گزر جانا ہے۔ سب سے بڑی غفلت موت کے دن کو بھلانے سے ہے۔ رمضان کو تو آپ وداع کہہ دیں گے مگر یاد رکھیں آپ کی جانیں' آپ کی روحیں بھی ایک دن آپ کو وداع کہیں گی۔ اس وقت ایسے حال میں وداع نہ کہیں کہ حسرت سے آپ ان روحوں کو واپس پکڑنے کی کوشش کریں کہ چلو واپس چلتے ہیں اس دنیا میں دوبارہ گزارتے ہیں' نیک کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ آخری دن آئیں کہ فی الرفیق الاعلیٰ کی آوازیں بلند ہو رہی ہوں۔ یہ پیغام ہے جو آنحضرت ﷺ کا پیغام ہے جو میں آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ اکثر لوگ بھول جاتے ہیں مرنے کو حالانکہ سب سے زیادہ یقینی چیز مرنا ہے۔ جتنے ہم ہیں سب کے سب نے ضرور مرنا ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا' بستر پر پڑے ہوں گے یا قتل ہوں گے یا ڈوبیں گے' جو بھی صورت ہوگی خدا کے نزدیک لازماً ہم نے مرنا ہے۔ اس لئے زندگی کے چند دن عیش' چند دن کی طغیانیاں' چند دن کی خدا تعالیٰ کی نافرمانیاں یہ کب تک چلیں گی' جب مریں گے تو ضرور حسرت سے مریں گے اور دوبارہ یہ زندگی چاہیں گے۔ مگر یہ زندگی دوبارہ نہیں ملے گی۔ یہی زندگی ہے جس کو اگر آپ لیلۃ القدر سے روشن کر لیں تو یہ زندگی پھر اس دنیا میں ہی نہیں اس دنیا میں بھی ساتھ دے گی۔ اس دنیا میں جس رفیق کو آپ پائیں گے وہ آپ کو چھوڑے گا نہیں' مرتے وقت اس کے اور قریب ہوں گے اس سے دور نہیں ہٹیں گے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ رمضان مبارک کے اس پیغام کو آپ .شدت بڑے غور کے ساتھ اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کی کوشش کریں گے۔ اب حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے بعض حوالہ جات میں نے رکھے ہوئے تھے ان سب کو پورا کرنا تو ممکن نہیں ہے کیونکہ وقت میں دیکھ رہا ہوں صرف تین چار منٹ رہ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) نے ایک عظیم الشان نکتہ بیان فرمایا ہے جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ جب ہم حضرت مسیح موعود (-) کے حوالے سے نیکیوں کی تعلیم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوشش کرو' یہ جدوجہد کرو اس ذکر میں چھ مہینے کے مسلسل روزے بھی آجاتے ہیں اور دل ڈرتا ہے کہ ہم تو اتنی توفیق بھی نہیں پاتے کہ رمضان کے تیس روزے بھی صحیح رکھ سکیں اور رمضان گزرتا ہے تو تھوڑا سا ایک سکون محسوس کرتے ہیں کہ زندگی اب عام حالتوں کی طرف لوٹے گی۔ تو ان کی بیعت کی ہے' حضرت مسیح موعود (-) کی' ان کا یہ حال ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے کبھی سوچا اور آپ کو جماعت کی اس حالت پر رحم آگیا اور خود ایک نرمی کی نصیحت فرمائی ہے اور حکمت بیان کی ہے کہ میں کیوں اپنے اوپر اتنی سختی روا رکھتا ہوں یہ بھی منشاء الٰہی کے مطابق تھا اور منشاء الٰہی ہر شخص کی استطاعت کے مطابق ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے میں گزشتہ خطبوں میں آپ کو بار بار کہتا رہا ہوں گھبرانا نہیں' گھبرانا نہیں۔ آپ میں استطاعت اتنی نہیں ہے زبردستی بوجھ نہ ڈال لینا۔ حضرت مسیح موعود (-) کی اس تحریر سے بعینہ یہ بات ثابت ہے۔

فرماتے ہیں حضرت والد صاحب کے زمانے میں ہی جب کہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ 'معمر' پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اـــــــ کو بجا لاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربے میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانے میں میرے پر کھلے۔ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں' اعلیٰ درجے کے اولیاء سے گفت و شنید ہوئی۔ (یہ میں اپنے الفاظ میں مختصر عبارت بیان کر رہا ہوں) انوار روحانی کے ستون تھے جو دل سے اٹھتے تھے اور آسمان سے اتر رہے تھے۔ یہ سارے تجربے بیان کرنے کے بعد حضور فرماتے ہیں۔ "میرے خیال میں ہے کہ وہ خدا کی محبت سے ترکیب پانے والے ستون تھے" "ایسے ستون تھے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت نے میرے دل کی محبت کو قبول فرمایا اور کچھ ستون نیچے سے اٹھ رہے تھے کچھ اوپر سے اتر رہے تھے اور ان کے ملنے سے جو لذت نصیب ہوتی تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ ناممکن ہے کہ اس لذت کو میں بیان کر سکوں۔ اب جو میرا مؤقف تھا رسول اللہ ﷺ کے دل کی کیفیات کا' اس سے اندازہ کر لیں۔ آنحضرت ﷺ کے دل کی لذتوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت مسیح موعود (-) کہتے ہیں کہ مجھے ایک بزرگ نے کہا کہ خاندان نبوی کی یہ خصوصیت تھی کہ روزے رکھا کرتے تھے پس تم بھی اپنی توفیق کے مطابق روزے رکھو اور اس روزے کا اجر وہ ستون ہیں جو عشق الٰہی کی محبت کے ستون نیچے سے اٹھتے ہیں اوپر تک جاتے ہیں اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں کہ اس لطف کے بیان کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ یہ وہ راز و نیاز تھا جو اس سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا خدا اور بندے کے درمیان ایک راز و نیاز چلا کرتا تھا۔

فرماتے ہیں "یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے" یعنی حسب توفیق تھوڑی تھوڑی خبر عام لوگوں کو بھی مل سکتی ہے۔ "لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے" یہ وہ مضمون ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اور اب میں کھول رہا ہوں بات کو۔ میں آپ سے کہتا تھا کہ اپنے نفس پر اتنی سختی نہ ڈالیں جو آپ کی طاقت سے بڑھ کر ہو وہ آپ کی طاقتوں کو توڑ دے گی اور اس روحانی سفر کے لائق نہیں رہیں گے۔ یہ اب مجھے حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ ملے ہیں "لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا" از خود اپنے لئے کوئی سختی تجویز کرنے کی آپ کو صلاحیت ہی نہیں ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے آپ کی صلاحیتیں کیا ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں میں نے ہرگز خود اپنے لئے اپنی مرضی سے یہ مشقتیں برداشت نہیں کیں "یاد رہے کہ میں نے کشف صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جسمانی سختی کشی" "سختی کو کھینچنا سختی اٹھانا" "سختی کشی کا حصہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا اور بھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجا لانا چھوڑ دیا اور کبھی کبھی اس کو اختیار بھی کیا" تو علی الدوام جو حضرت مسیح موعود (-) نے اتنی غیر معمولی سختی برداشت کی ہے یہ حکم الٰہی کے تابع تھی جو آپ کی استطاعت کو جانتا تھا۔ اور اس استطاعت کے نتیجے میں آپ نے وہ

زندگی نیکی میں گزرتی تھی' ان نیکیوں میں شدت آجاتی تھی- یہ ایک عجیب مضمون ہے کیسے آتی ہوگی- یہ دل کی کیفیات ہیں ان کے متعلق کوئی شخص نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے دل میں جھانک کر دیکھ سکے- ہم ظاہری روایات پر بناء کرتے ہیں مگر گہرائیوں میں اترنے کی طاقت نہیں پاتے-

پس جو بھی میں بیان کروں گا یہ الفاظ کا محتاج ہے اس لئے کچھ نہ کچھ پیغام آپ کو ضرور پہنچے گا مگر میرے اس بیان کے بہترین ہونے کے باوجود' اگر بہترین ہو' حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے مقام کی شناسائی کا حق ادا نہیں ہو سکتا- بہت غور کرکے میں نے دیکھا ہے' جب بھی میں نے سمجھا کہ میں اس مقام کے قریب تک پہنچا ہوں تو وہ مقام اس طرح دور ہٹتا ہوا دکھائی دیا ہے جیسے ستارے دور ہٹ جاتے ہیں- آپ جتنا چاہیں ان کو Chase کریں ان کی دوری کی رفتار ان معنوں میں کہ ان کا مرتبہ بلند تر ہوا کرتا ہے' جتنا آپ سمجھتے تھے اس سے زیادہ بلند تر ہوتا ہے' جتنی بلندی تک آپ پہنچیں قرب بھی نصیب ہوتا ہے- مگر احساس' اس سے بُعد بھی بڑھ جاتا ہے- اور حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ انسانوں میں سے اللہ کی ان دو صفات کے مظہر ہیں ایسے مظہر کہ کبھی کوئی انسان ان صفات کا ایسا مظہر نہیں بنا- انی قریب میں قریب ہوں اور بعید بھی ہوں' اتنا بعید کہ مجھ سے زیادہ دور اور کوئی نہیں- خدا تعالیٰ سب دور کی چیزوں سے زیادہ دور ہے اور سب قریب کی چیزوں سے زیادہ قریب ہے-

اس مضمون پر میں غالباً پہلے خطبات دے چکا ہوں مگر یاد رکھیں کہ یہ دونوں چیزیں **بیک وقت ممکن ہیں اور دونوں ایک وقت میں اکٹھی ہو جاتی ہیں جتنا آپ کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا احساس ہوگا اور حقیقی احساس ہوگا اسی قدر خدا تعالیٰ کی بلندی اور دوری آپ پر واضح اور روشن اور ظاہر ہو جائے گی-** آپ سمجھتے ہیں عام سی چیز ہے' روزمرہ کی باتیں ہیں' ہم اللہ کو جانتے ہیں' واقف ہیں کہ اللہ کیا ہوتا ہے لیکن جب واقف بنتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ تو بہت ہی بلند چیز ہے' ہمارے تصور سے بھی بالا ہے- اور یہ احساس کہ وہ بالا اور دور تر ہے یہ قریب سے پیدا ہوتا ہے قرب کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا- پس آنحضرت ﷺ کے مقام پر جتنی بھی باتیں ہوں گی اس میں یہ پہلو پیش نظر رکھیں کہ آپؐ قریب بھی ہیں اور بعید بھی ہیں لیکن قریب ہونے پر آپ کو معلوم ہوگا کہ کتنے بلند ہیں- جب تک آپؐ سے دور ہیں آپ کو آپؐ کی بلندی کا پتہ نہیں چلے گا- آپ کو کوئی بھی قرب نصیب نہیں ہوگا- اب میں ان روایات سے بات شروع کرتا ہوں جو آخری عشرے سے متعلق ہم نے اکٹھی کی ہیں-

ایک ہے قالت عائشة رضی اللہ عنھا کان رسول اللہ ﷺ یجتھد فی العشر الاواخر مالا یجتھد فی غیرہ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتھاد فی العشر الاواخر من شھر رمضان) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آخری عشرہ میں آنحضرت ﷺ عبادات میں اتنی کوشش فرماتے تھے جو اس کے علاوہ دیکھنے میں نہیں آئی- تو رمضان میں وہ کوشش کیا ہوتی ہوگی جو عام طور پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دیکھنے میں بھی نہیں آئی- اور آپؐ کی روایات جو رمضان کے علاوہ ہیں وہ ایسی روایات ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل لرز اٹھتا ہے کہ ایک انسان اتنی عبادت بھی کر سکتا ہے- ساری ساری رات بسا اوقات خدا کے حضور بلکتے ہوئے ایک سجدے میں گزار دیتے تھے- جس طرح کپڑا انسان اتار کر پھینک دیتا ہے اسی طرح آپ کا وجود گرے ہوئے کپڑے کی طرح پڑا ہوتا تھا- اور عائشہ صدیقہؓ سمجھا کرتی تھیں کہ کسی اور بیوی کے پاس نہ چلے گئے ہوں' تلاش میں گھبرا کر باہر نکلتی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ایک ویرانے میں پڑا ہوا دیکھتی ہیں اور جوش گریاں سے جیسے ہانڈی ابل رہی ہو ایسی آواز آرہی ہوتی تھی- وہ عائشہؓ جب گھر کو لوٹتی ہوں گی تو کیا حال ہوتا ہوگا- کیا سمجھا تھا اپنے آقا اور محبوب کو اور کیا پایا- یہ عام دنوں کی بات ہے' یہ رمضان کی بات نہیں ہے- عام دنوں میں یہ پایا ہے حضرت عائشہؓ نے- آپ **گواہی دیتی ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ پر آخری عشرے میں ایسے وقت آتے تھے کہ ہم نے پہلے کبھی دوسرے دنوں میں نہیں دیکھے- ان کیفیات کو بیان کرنا انسان کی طاقت میں نہیں ہے- نہ میری طاقت میں ہے نہ کسی اور انسان کی طاقت میں ہے-** لیکن آپ نے خود ان کیفیات سے کہیں کہیں پردہ اٹھایا ہے اور بتایا ہے کہ میں کس دنیا میں پہنچا ہوا تھا' میں کس دنیا میں بسر کرتا رہا ہوں وہ احادیث بھی ابھی میں آپ کے سامنے کھول کر بیان کرتا ہوں- ایک روایت وہ ہے جس کے متعلق ہماری کتب میں اور بالعموم روایتاً جو معنے بیان کئے جاتے ہیں وہ میرے نزدیک درست نہیں ہیں وہ واقعہ اپنی ذات میں تو درست ہے کہ ایسا ہوا کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں پہلے سے زیادہ صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے اس میں کوئی شک نہیں مگر جو روایت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کے ترجمے کو محدود کر دیا گیا ہے اور وہ ترجمہ اس سے بلند اور وسیع تر ہے جو عام طور پر آپ کے سامنے رکھا جاتا ہے- وہ روایت یہ ہے عن عبداللہ بن عتبة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال کان النبی ﷺ اجود الناس بالخیر وکان اجود مایکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل وکان جبریل علیہ السلام یلقاہ کل لیلة فی رمضان حتی ینسلخ یعرض علیہ النبی ﷺ القرآن فاذا لقیہ جبریل علیہ السلام کان اجود بالخیر من الریح المرسلة یہ جو آخری حصہ ہے اس میں وہ معنے پوشیدہ ہیں جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں- اور جو عموماً ترجموں میں دکھائی نہیں دے سکتے- اس حدیث سے اجود کا معنی یہ لیا گیا ہے کہ وہ بہت زیادہ سخی غریبوں پر خرچ کرنے میں اور خیر کا معنی یہ لیا گیا ہے دنیا کا مال اور کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے دنوں میں اتنا زیادہ خرچ کیا کرتے تھے جیسے تیز ہوائیں اور بھی تیزی آجائے اور وہ ہوا جھکڑ میں تبدیل ہو جائے- یہ معنے دل پسند معنے ہیں' اچھے معنے ہیں مگر اس روایت میں اس موقع پر یہ معنے مناسب نہیں بلکہ اس کے کچھ اور معنے بنتے ہیں-

جبرائیل ہر رات کو اترا کرتے تھے رسولؐ اللہ کو تنہا پاتے تھے اس وقت اس روایت کا یہ معنی لینا کہ جبرائیل ایسی حالت میں ملتے تھے کہ آپ سخاوت میں اور لوگوں میں خرچ کرنے میں بہت تیزی دکھایا کرتے تھے وہ وقت ہی ایسا نہیں ہے جس میں باہر نکل کر غریبوں کو ڈھونڈا جائے اور ان پر کثرت سے خرچ کیا جائے- راتیں تو آنحضرت ﷺ اور خدا کے درمیان کی راتیں تھیں- ان راتوں میں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جبرائیل جب قرآن کریم لے کر آئیں تو آپؐ کو اس حال میں پائیں' یہ ناممکن ہے- لیکن اجود کا وہ معنی جو اعلیٰ درجہ کی لغات امام راغب وغیرہ سے ثابت ہے اور خیر کا وہ معنی جو اعلیٰ درجہ کی لغات سے ثابت ہے وہ کچھ اور مفہوم بھی اپنے اندر رکھتا ہے-

اجود اس شخص کو کہیں گے جو نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ جائے اور خیر حسنہ کو کہتے ہیں صرف مال کو نہیں کہتے- ہر بھلی بات جس کی مومن توقع رکھتا ہے اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ یہ بھلائی مجھے نصیب ہو اسے خیر کہا جاتا ہے- پس ان معنوں میں جب اس حدیث کو آپ دوبارہ پڑھیں تو بالکل ایک اور مضمون' ایک نیا جہان آپ کی آنکھوں کے سامنے ابھرے گا- آنحضرت ﷺ کو جب بھی جبرائیل نے دیکھا ہے رات کو آپ ان نیکیوں میں غیر معمولی آگے بڑھنے والے تھے تمام کائنات کے وجودوں سے آگے بڑھنے والے تھے جن نیکیوں میں دوسرے لوگ ان میدانوں میں سفر کا تصور بھی نہیں کر سکتے- رات کو اپنے خدا کی یاد میں غرق ہونے میں سب سے زیادہ تھے- رات کے وقت اجود تھے ان معنوں میں کہ ذکر الٰہی میں اپنے آپ کو گم کر دیا اور خیر کے جتنے بھی اعلیٰ پہلو ہیں مال کے علاوہ' ان سارے پہلوؤں میں محمد رسول اللہ ﷺ میں ایسی تیزی آئی ہوتی تھی جیسے جھکڑ چل رہا ہو- یہ حقیقی معنے ہیں اور لغت سے میں نے اچھی طرح دیکھ لئے ہیں- یہ موقع نہیں کہ لغت کی تفصیل میں جایا جائے لیکن آپ یقین کریں کہ ہر پہلو سے چھان بین کے بعد میں آپ کو مطلع کر رہا ہوں کہ **ان معنوں میں جبرائیل نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو جب بھی دیکھا اس حال میں دیکھا ہے- ہر نیکی میں اتنی تیزی آئی ہوتی تھی کہ جیسے جھکڑ چل رہا ہو اور یہ تیزی ذکر الٰہی کی تیزی تھی خدا کی ذات میں ڈوب جانے کی تیزی تھی-**

پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی پیروی کرکے دیکھ لیں تو پھر اندازہ ہوگا کہ کتنی مشکل مگر کتنی لازمی پیروی ہے- مشکل تو ہے کیونکہ یہ سفر بہت طویل ہے- ایک عام انسان کے لئے اس سفر کی آخری منازل کے لئے تصور بھی ممکن نہیں ہے- لیکن یہ

چند دن تو ہیں۔ ان دنوں میں اللہ خود قریب آجاتا ہے۔ یہ وہ دن ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی آسان کردی جاتی ہیں۔ **پس ان دنوں سے فائدہ اٹھائیں اور ان دنوں کا حقیقی معنوں میں استقبال کریں۔ ان کو وداع کرنے کے لئے نہ رمضان کا وقت گزاریں بلکہ ان کے استقبال کے لئے اپنے بازو دراز کردیں' اپنے سینے کے در واکردیں اور پوری کوشش کریں کہ رمضان کی برکتیں ہر طرف سے آپ کو گھیر لیں اور آپ کے اندر اس طرح داخل ہو جائیں جیسے سورج طلوع ہو جاتا ہے۔**

اب بخاری شریف کی ایک حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ کو لیلۃ القدر رؤیا میں دکھائی گئی فی السبع الاواخر' آخری سات دنوں میں۔ یعنی اس سال جو خاص لیلۃ القدر کا طلوع انفرادی طور پر لوگوں پہ ہوا کرتا ہے وہ آخری سات دن سے تعلق رکھتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تائید فرمائی کہ اگر یہ رؤیا ہیں اور تم سب لوگ ان باتوں میں اکٹھے ہو گئے ہو تو پھر تم آخری سات دنوں میں اس کی تلاش کرو۔ اب آپ کے لئے آخری چھ دن باقی ہیں اور اس حدیث کی روشنی میں یہ واقعہ بار بار بھی تو ہو سکتا ہے یعنی اس لئے کہ صاف پتہ چلا کہ لیلۃ القدر جگہ بدلتی رہتی ہے۔ کبھی اکیس کو آگئی کبھی تیئس کو۔ عام طور پر اکیس' تیئس' پچیس' ستائیس اور انتیس ان راتوں میں آیا کرتی ہے۔ تو ابھی ہمارے پاس کچھ دن باقی ہیں جن میں بعید نہیں کہ اس سال' ان اواخر میں ہی لیلۃ القدر ظاہر ہو۔ پس جن لوگوں نے اس سے پہلے کا رمضان ضائع کردیا ان کے لئے خوشخبری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتے پر متفق ہیں اس لئے **جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہتا ہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے**۔ عام دستور رسول اللہ ﷺ کا یہ تھا کہ اپنے جاگنے کے ساتھ یعنی آپ کا جاگنا تو ایک اور معنے بھی رکھتا تھا یعنی وہ شعور خدا تعالیٰ کی صفات کا جو نیا سے نیا رسول اللہ ﷺ کو نصیب ہوا کرتا تھا ان معنوں میں آنحضرت ﷺ ہر دفعہ اور بیدار ہوا کرتے تھے اور ہر شب بیداری کے نتیجے میں آپ کا شعور ان معنوں میں بیدار اور بیدار ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا وہ تصور آپ پر نازل ہوتا تھا جو پہلے تصور سے بالا تر تھا۔ ان معنوں میں آپ ہمیشہ ترقی کرتے رہے' ہمیشہ بلند پروازی کرتے رہے' ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جس میں کوئی بلند پروازی ایک جگہ ٹھہر جائے کہ جو کچھ میں نے پانا تھا پالیا کیونکہ خدا کی ذات نہیں ٹھہرتی' خدا کی ذات لامتناہی ہے۔ پس جب میں بیداری کی بات کرتا ہوں تو عام انسان کی بیداری کی بات نہیں کرتا۔ غور کیا کریں کس کی بات کر رہا ہوں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہر شب بیداری آپ کو صفات الٰہیہ کے شعور میں اور بھی زیادہ بیدار کر دیتی تھی۔

پس حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور گھر والوں کو جگاتے۔ اب دیکھیں وہی الفاظ ہیں جو بیداری کے لئے میں نے کہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں راتوں کو زندہ کرتے۔ پہلے کب آپؐ کی راتیں مردہ ہوا کرتی تھیں۔ کوئی ایک رات آپؐ کی زندگی میں ایسی نہیں تھی جس کو آپ مردہ رات کہہ سکیں۔ لیکن رمضان کے اواخر میں' ہر رمضان میں ان زندہ راتوں کو اور بھی زندہ کرتے تھے اور گھر والوں کو جگاتے' اب گھر والوں کو جگانا ایک جسمانی فعل بھی تو ہے اور یہ کیا کرتے تھے۔ یہ **ہم سب پر فرض ہے کہ ان دنوں میں خاص طور پر اپنے اہل و عیال' اپنے بچوں' بیوی وغیرہ کو تعلیم دیں کہ رمضان کے حق ادا کرنے کے لئے جاگا کرو۔** لیکن آنحضرت ﷺ جب گھر والوں کو بیدار کرتے تھے تو میں سمجھتا ہوں رمضان کے معارف کے سلسلے میں ضرور ان کو نئے معارف عطا فرماتے ہوں گے۔ اب اس پہلو سے جس طرح رسول اللہ ﷺ راتوں کو زندہ کیا کرتے تھے' اپنے اہل و عیال کی زندگی میں بھی وہ نئی زندگی بھر دیا کرتے تھے۔

ایک حدیث مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 75 مطبوعہ بیروت سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' عمل کے لحاظ سے ان دس دنوں یعنی آخری عشرہ سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب اور کوئی دن نہیں ہیں۔ عمل کے لحاظ سے جو ان دنوں میں برکت ہے ایسے اور کسی عشرے اور کسی اور دن میں برکت نہیں ہے۔ پس مبارک ہو کہ ابھی کچھ دن باقی ہیں اور یہ برکتیں کلیتہً ہمیں وداع کہہ کر چلی نہیں گئیں۔ آپ ان کا استقبال کریں تو آپ کے گھر اتر کر ٹھہر بھی سکتی ہیں اور یہی حقیقی نیکی کا مفہوم ہے۔ نیکی وہ جو آکر ٹھہر جائے اور پھر رخصت نہ ہو۔

ان ایام میں خصوصیت سے رسول اللہ ﷺ نے جس ذکر الٰہی کی تاکید فرمائی ہے وہ ایک ہے تہلیل' تہلیل سے مراد ہے لا الٰہ الا اللہ' دوسرے تکبیر اللہ اکبر' اللہ اکبر' تیسرے تحمید الحمد للہ' الحمد للہ' تو یہ تین سادہ سے ذکر ہیں جو بآسانی ہر شخص کو توفیق ہے کہ ان پر زور ڈالے۔ توفیق اس لئے کہ ان اذکار کا سب کو علم ہے۔ بہت گیا گزرا (-) بھی ہو تو وہ یہ تین باتیں ضرور جانتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ' اللہ اکبر اور الحمد للہ۔ ہر گلی میں آپ کو جگہ جگہ الحمد للہ' الحمد للہ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ پس یہ وہ تین اذکار ہیں جن کو یاد کرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب کو یاد ہیں لیکن یاد نہیں بھی یعنی ان کے معنوں میں ڈوب کر یہ ذکر نہیں کئے جاتے۔

جب حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ان ایام میں بکثرت یہ ذکر کیا کرو تو مراد ہے کہ کثرت کی وجہ سے شاید دل میں بات اتر بھی جائے۔ جب آپ لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتے ہیں تو ہر دوسرے خدا کی نفی کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر زبان سے ذکر ہے مگر دل میں ذکر نہیں ہے اگر دماغ اس ذکر کی پیروی نہیں کر رہا اور آپ کو بتا نہیں رہا کہ جب خدا کے سوا آپ کسی اور معبود کو تسلیم نہیں کرتے تو یہ دنیا کے معبودوں کے کیا جھگڑے بنا رکھے ہیں۔ کیوں بڑے لوگوں کی پیروی کرتے ہو' کیوں رزق کے ان ذرائع کی پیروی کرتے ہو جن کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ رزق پیدا کرنے والا تو وہی ہے لیکن رزق کے قوانین بتانے والا بھی تو وہی ہے کہ کس رزق کو حاصل کرو' کس کو نہ کرو۔ پس لا الٰہ الا اللہ کا ورد ان دنوں میں جب ان معنوں میں ہو تو اللہ تعالیٰ ایک نئی شان سے آپ کے دل پر طلوع ہو گا اور توحید کے ایسے ایسے مضامین آپ پر روشن ہوں گے جن کی طرف پہلے کبھی خواب و خیال میں بھی توجہ نہیں گئی۔

پس عام طور پر لوگ ان حدیثوں کو سن کر یہ ورد شروع کر دیتے ہیں لا الٰہ الا اللہ' لا الٰہ الا اللہ' ضربیں لگاتے ہیں اپنی طرف سے کہ ہر چوٹ پر ایک نئی معرفت نصیب ہو رہی ہے۔ لیکن ایسے بھی ہیں جو ساری عمر ضربیں لگاتے رہے مگر ان کے دل میں کسی روشنی نے کوئی جگہ نہ پائی۔ **پس اپنی راتوں کو اس طرح زندہ کرو جیسے رسول اللہ ﷺ راتوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور باقیوں کی راتیں بھی زندہ کیا کرتے تھے**۔ تو جب یہ میں نے ذکر کیا ہے کہ آپ باقی راتوں کو بھی زندہ کیا کرتے تھے تو یہ مراد ہے کہ جو سادہ سے تین ذکر ہیں ان پر بھی اگر آپ غور کریں اور ذکر کرتے وقت اپنے دل میں اتارنے کی کوشش کریں اور یہ غور کریں کہ لا الٰہ کن معنوں میں ہے تو اتنا عظیم الشان جہان توحید کا آپ پر ظاہر ہو گا کہ آپ نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا کہ توحید کا یہ معنی بھی ہے' یہ معنی بھی ہے۔ اس میں کسی بیرونی بتانے والے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر شخص اپنی توحید کو خود جانچ سکتا ہے اور ہر شخص کی توحید جانچنے کا مقام الگ الگ ہے کیونکہ توحید میں کوتاہی ہر شخص کی ایک ہی جیسے مضمون میں نہیں ہوا کرتی الگ الگ مضامین میں ہوتی ہے۔ کسی کی توحید پر ایک شخص کے لحاظ سے ایک نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کی توحید کو ایک خطرہ ہے اس کے بعض گناہوں سے۔ یعنی وہ توحید اس کے دل میں بچ نہیں سکتی' نافذ نہیں ہو سکتی جب تک وہ خصوصی گناہ جو توحید سے متصادم ہیں وہ دور نہ ہوں۔ اب اس کے متعلق عمومی طور پر بیان کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ ناممکن ہے کہ مجھے علم ہو کہ ہر دل میں توحید کے خلاف کون سا بت بیٹھا ہوا ہے جس کو توڑنا ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اس نصیحت کو اپنا لیں تو ہر دل کا فیصلہ اپنا ہو گا اور ہر انسان کو بت دکھائی دینے لگیں گے اور جتنی دفعہ آپ لا الٰہ الا اللہ کہیں گے ایک نیا بت آپ کے سامنے ظاہر ہو گا جس کا توڑنا آپ پر فرض ہے۔ پس اس سے بہتر اور کوئی ورد نہیں ہو سکتا کہ لا الٰہ الا

روحانی سرور حاصل کئے ہیں جو خدا کی ذات میں مگن ہونے اور ڈوبنے کے نتیجے میں حاصل ہوا کرتے ہیں۔ جن کو جو لذتوں سے استفادہ کر رہا ہے وہ بھی بیان نہیں کر سکتا۔

پس رسول اللہ ﷺ کا یہ کہنا کہ میرے اور خدا کے راز و نیاز میں حائل نہ ہوں۔ تلاوت جو اتنی پیاری تھی تلاوت بھی اونچی آواز میں نہ کیا کرو میں کسی اور عالم میں پہنچا ہوا ہوتا ہوں اس عالم میں مخل نہ ہوں۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے عالم کی کوئی روحانی سیر بھی کبھی کر لیا کریں۔ دیکھ لیا کریں کس عالم میں تھے، جھانک لیا کریں ان مواقع پر جن میں آپؑ خود اپنے دل میں جھانکنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد باعزت رہائی عطا فرمائے اور انہیں ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب شور کوٹ ضلع جھنگ کی والدہ محترمہ، ہمشیرہ صاحبہ اور بیٹا منظور احمد عرصہ دراز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم جاوید احمد صاحب معلم وقف جدید کی والدہ محترمہ پنڈ بیگوال ضلع اسلام آباد میں گلے کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم انیس محمود احمد کاہلوں نفیس نگر ضلع میرپور حال ربوہ کی والدہ صاحبہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ مختصر علالت کے بعد تقریباً 85 سال کی عمر میں مورخہ 98-12-26 یعنی چھ رمضان کو اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ 98-12-27 کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔

○ مکرم میاں جاوید عمر صاحب چغتائی ریٹائر آفیسر حبیب بینک ساہیوال سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے چھوٹے بہنوئی فاروق احمد چغتائی صاحب ولد میاں محمد احمد چغتائی صاحب جو مورخہ 98-12-5 کو ڈیٹرائیٹ مشی گن امریکہ میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ موصوف حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرحوم مرہم عیسیٰ آف لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور محترم محمد سعید سعدی صاحب آف لاہور کے نواسے اور مکرم میاں محمد عمر چغتائی (وفات یافتہ) ریٹائرڈ ایس۔ پی و ایڈووکیٹ ساہیوال کے داماد تھے مرحوم ڈیٹرائیٹ مشی گن جماعت کے ممبر تھے۔ ان کا گھر جمعہ کی نماز کا مرکز تھا۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

○ محترمہ نصرت افزا صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 3۔ جنوری 1999ء بروز اتوار 4 بجے ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئیں۔ اگلے روز بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ تعلیم خدام

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت 24 تا 30۔ جنوری 99ء ہفتہ تعلیم منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ میں خصوصیت سے قرآن سیکھنے سکھانے کی کوشش کریں۔ حضور کی ترجمۃ القرآن کلاس سے استفادہ کریں۔ نیز حضرت مسیح موعود کی کتب 'نماز باترجمہ' اور مقابلہ مضمون نویسی کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ ہفتہ کے اختتام پر معین رپورٹ مرکز بھجوائی جائے۔ (مہتمم تعلیم)

گمشدگی رسید بک

○ زعیم خدام الاحمدیہ دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ کے زیر استعمال رسید بک نمبر 3897 گم ہو گئی ہے۔ یہ رسید نمبر 1 تا 64 استعمال شدہ ہے۔ جس کسی کو یہ رسید بک ملے۔ وہ دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود ربوہ پہنچا دے۔ نیز اس رسید بک پر چندہ کی ادائیگی نہ کی جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ پاکستان)

ولادت

○ مکرم محمد شفیق صاحب مقیم امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6۔ جنوری 1999ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء الوہاب مرحمت فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد لئیق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم میجر مجید میاں صاحب آف بوسٹن امریکہ کا نواسہ ہے۔

احباب کرام سے نومولود کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد عمران صاحب بابت ترکہ مکرم بشارت احمد صاحب)

مکرم محمد عمران صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب (سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) ساکن نمبر 1/28 محلہ دارالفضل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے پراویڈنٹ فنڈ میں مبلغ۔/1635/20 روپے جمع ہیں۔ یہ رقم ورثاء میں بمطابق شرعی حصص تقسیم کر دی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم طیب احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم اشفاق احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم رضوان احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم طاہر زمان صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم قمر زمان صاحب (بیٹا)
7۔ محترمہ تسنیم اختر صاحبہ (بیٹی)
8۔ محترمہ نسیم کوثر صاحبہ (بیٹی)
9۔ محترمہ عظیم کوثر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم عبد المالک طاہر صاحب بابت ترکہ محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ)

مکرم عبد المالک صاحب طاہر ابن مکرم لطیف احمد صاحب طاہر ساکن 197/3 بہادر آباد۔ بہادر شاہ ظفر روڈ۔ سٹریٹ نمبر 11 کراچی نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 1/24 واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 15 مرلے 176 مربع فٹ میری بہن محترمہ امۃ النصیر خان صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہم دونوں کے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مثالی وقار عمل

○ مورخہ 13۔ دسمبر 98ء کو جماعت احمدیہ رائے پور ضلع سیالکوٹ کے تمام واقفین نو نے وقار عمل میں حصہ لیا یہ وقار عمل 3 گھنٹے جاری رہا۔ وقار عمل کے ذریعہ گاؤں کی خراب گلیوں میں مٹی ڈالی گئی اور گلیوں کی صفائی کی گئی۔ غیراز جماعت دوستوں نے بچوں کے اس کام کو سراہا اور بہت خوش ہوئے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

جاوید پینٹ اینڈ سینیٹری سٹور
383-2-B-II نزد برکت چوک ابوبکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور
5112072

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 16- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ
18- جنوری- غروب آفتاب- افطار 5-32
19- جنوری- طلوع آفتاب 7-06

عالمی خبریں

عراق کو تیل فروخت کی اجازت

امریکہ نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ غذا اور دوائیں خریدنے کے لئے عراق کو جتنی رقم کی ضرورت ہے اس حساب سے اسے اپنا تیل فروخت کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ لیکن سیکیورٹی کونسل اس بات کو یقینی بنائے کہ اس طرح سے حاصل کی جانے والی رقم ہتھیاروں کی خرید پر استعمال نہ کی جاسکے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے فرانس نے بھی سلامتی کونسل کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ عراق پر تیل کی فروخت پر پابندی اٹھائی جائے۔ دراصل امریکہ اس تجویز سے سیاسی فائدہ حاصل کرنے چاہتا ہے تاکہ عراق کے عوام کی مشکلات کا بار صدام کے کاندھوں پر ڈالا جاسکے۔ تاہم عراق کی طرف سے اس کا ردعمل ابھی سامنے نہیں آیا۔

مقبوضہ کشمیر میں یوم القدس پر مظاہرے

مقبوضہ کشمیر میں جمعتہ الوداع کو کشمیری عوام نے یوم کشمیر اور یوم القدس منایا۔ نماز جمعہ میں بھارتی مظالم کی سخت مذمت کی گئی۔ سری نگر اور اسلام آباد (کشمیر) میں زبردست جلوس نکالے گئے اور بھارت کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ پولیس نے ان جلوسوں میں لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کا بھی استعمال کیا۔ جس سے کم از کم پندرہ افراد زخمی ہوگئے۔

بھارت کی اسلحہ کی خریداری

بھارت روس کے علاوہ فرانس اور برطانیہ سے بھی اسلحہ کی خریداری کے لئے بات چیت کر رہا ہے۔ بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے اپنے دورہ فرانس کے اختتام پر کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر ہی فساد کی جڑ ہے لیکن فروری کے مذاکرات میں فوجوں کے تنازعات ختم ہو جائیں گے۔ بھارت کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہمارا ملک فرانسیسی اسلحہ کے لئے ایک اہم منڈی ہے۔ اور جلد ہی فرانس سے ساٹھ الفاجیٹ طیاروں کی خریداری کا فیصلہ کر لیا جائے گا۔ تاہم اسلحہ کی خریداری کے لئے برطانیہ اور روس سے بھی بات چیت جاری ہے۔

بھارت میں اقلیتوں پر مظالم

مغربی بنگال کی ویشوا ہندو پریشد نے 500- قبائلی عیسائیوں کو ہندو بنانے کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ یہ کام زبردستی یا چوری چھپے نہیں کیا جاتا بلکہ ایسا پنچایت اور سب کے سامنے کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ مغربی بنگال کے دوسرے اضلاع میں بھی عیسائیوں اور مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانے کا عمل جاری ہے۔

ملکی خبریں

حکومتی سمجھوتہ مسترد

پانی و بجلی کے وفاقی وزیر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ واپڈا نے پاور کمپنیوں سے حکومتی سمجھوتہ مسترد کر دیا ہے۔ چیئرمین واپڈا نے وفاقی وزیر کو اپنے خط میں لکھا ہے کہ ہمیں یہ معاہدہ قبول نہیں اس سے اپڈا پر مزید بوجھ پڑے گا۔ گوہر ایوب نے کہا کہ حکومت واپڈا کی سب سے بڑی ڈیفالٹر ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے 31- ارب روپے کے بقایا جات ادا کرنے ہیں۔ نادہندگان سے واجبات کی وصولی کے لئے فوجی عدالتیں بھی لگیں گی۔

سکول میں بم دھماکہ

راولپنڈی کے ایک پرائمری سکول میں "کھلونا بم" کا دھماکہ ہونے سے 9- بچے شدید زخمی ہوگئے۔ دوپہر کے وقت تفریح کے دوران ایک بچہ گیند اٹھانے سکول کی چھت پر گیا تو وہاں پڑا کھلونا اٹھا کر صحن میں پھینک دیا جو زوردار دھماکے سے پھٹ گیا۔

ٹیلی فون عید پیکج

پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن کمپنی لمیٹڈ نے عید الفطر کے موقع پر چار روزہ خصوصی پیکج کا اعلان کیا ہے۔ جس کے مطابق 18- جنوری کو صبح چھ بجے سے 21- جنوری کی شام چھ بجے تک بیرون شہر کالوں کے خصوصی نرخ ہوں گے۔ ان چار دنوں میں صبح چھ بجے سے شام چھ بجے تک بیرون شہر کالوں کے نرخ آدھے اور شام چھ بجے سے صبح چھ بجے تک ایک چوتھائی نرخ ہونگے۔

آئی ایم ایف کی طرف سے قرضہ جاری

عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے پاکستان کے لئے 57 کروڑ 50- لاکھ ڈالر کے قرضہ جاری کر دیا ہے۔ بی بی سی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرضہ کی قسط جاری ہونے پر پاکستانی وزراء اور حکام نے کسی حد تک سکھ کا سانس لیا ہے۔ حکام مانتے ہیں کہ یہ پیکج مسائل کا طویل المیعاد حل نہیں ہے۔

نظربند کارکنوں کی رہائی

حکومت پنجاب نے عید الفطر سے قبل سپاہ صحابہ کے تمام نظربند افراد کی فوری رہائی کا حکم دے دیا ہے۔

پوری بستی لوٹ لی

تھانہ صدر جھنگ کے علاقہ کوٹ خیرا کے نزدیک 18- نقاب پوش ڈاکوؤں نے اوڈاں والی بستی پر دھاوا بول کر 5- لاکھ سے زائد کی رقم لوٹ لی۔

جعلی ویزوں پر عمرہ

جعلی ویزوں پر عمرہ کے لئے سعودی عرب جانے والے 59- افراد کو اسلام آباد ائرپورٹ پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

عدلیہ اور انتظامیہ میں محاذ آرائی

وائس آف امریکہ نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان میں عدلیہ اور انتظامیہ میں پھر محاذ آرائی کی صورت پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ رپورٹ میں کہا ہے کہ صوبہ سندھ میں امن و امان بحال کرنے کی حکومتی کوششوں پر سپریم کورٹ اور حکومت محاذ آرائی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

اعتکاف اور سیاسی باتیں

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے جو اعتکاف بیٹھے ہوئے ہیں اجمل خٹک اور دوسرے لیڈروں سے سیاسی باتیں کی۔ اس پر بعض علماء نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ طاہر القادری نے اپنا اعتکاف باطل کر لیا ہے۔ جبکہ طاہر القادری کا کہنا ہے کہ جس سیاسی گفتگو سے عوام کا فائدہ ہو وہ اعتکاف میں جائز ہے۔

دہلی جانے والی بس میں سہولتیں

لاہور سے دہلی جانے والی بس میں وہ تمام سہولتیں موجود ہیں جو کسی ہوائی جہاز میں میسر ہوتی ہیں۔ بس میں ٹائلٹ کا مناسب انتظام اور مختصر بیڈ کی شکل اختیار کرنے والی سیٹیں بھی نصب ہیں۔ چار ڈرائیور بس کو وقفے وقفے سے چلائیں گے۔ جو تین مقامات پر رکے گی۔ کرایہ 600 روپیہ ہوگا۔

لوڈشیڈنگ

واپڈا کے حکام نے بجلی کے نظام میں مزید کمی کے باعث لاہور شہر میں لوڈشیڈنگ کا دورانیہ 3- گھنٹے سے بڑھا کر پانچ گھنٹے کر دیا ہے۔ جبکہ دیگر شہروں میں 7 گھنٹے اور دیہات میں 10- گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوا کرے گی۔ نئے پروگرام پر فوری عمل درآمد شروع ہوگیا ہے۔

اعلان تعطیل

19، 20- جنوری 99ء کو عید الفطر کی وجہ سے دفتر الفضل بند رہے گا- اس لئے ان ایام کا اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں- (مینیجر)

ہمارے ہاں جستی روم کولرز • گیزرز • کوکنگ رینج روم ہیٹرز • ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں - نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ
لاہور
5114822
5118096

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا
مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
213100
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

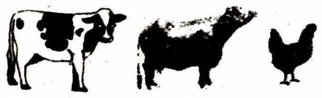
کیوریٹو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں ، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771

جرمن ہومیو فارمیسی کی سیل بند ہومیوپیتھک پوٹنسی

CM, 1000, 200, 30, 6X پوٹنسی سیل بند گلاس شیشی میں
نہایت زود اثر قطرے/گولیاں دستیاب ہیں
کوالٹی و تاثیر میں اعلیٰ۔ قیمت انتہائی مناسب
ایک بار خریدیں۔ باقی سب کو بھول جائیں گے
ڈاکٹر اور سٹاکسٹ حضرات کیلئے خصوصی رعایت
تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے باعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ فون: 04524-212399
خصوصی رعایت کیساتھ